THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

تفسیر "مواہب الرحمٰن" از سید امیر علی ملیح آبادی میں نبی کریم ﷺ کے معجزات کا تحقیقی جائزہ اور عصری معنویت (سورۃ البقرۃ)

(A Research Review of the miracles of the prophet Muhammad ﷺ in Tafsir Mawahib-ur-Rahman by Syed Ameer Ali Malihabadi and its Contemporary Significance (Surah Al-Baqarah)

Sami Ul Haq
Phd scholar Department of Islamic studies Abdul wali khan university Mardan, pakistan
Corresponding author email address: samiulhaq080@gmail.com
Dr. Saeed-ur-Rahman
Assistant Professor Department of Islamic studies Abdul wali khan university Mardan, Pakistan,
email address: :saeed@awkum.edu.pk

Abstract:

This article explores the miracles (mu'jizat) of the prophet Muhammad (peace be upon him) as discussed by Syed Ameer Ali in Tafsir Mawahib-ur-Rahman (Surah al –Baqarah).Unlike the miracles of earlier prophet within this surah, the prophet's own miracle is centered on the Qur'an itself: its inimitability and divine challenge (tahaddi) issued to mankind. The paper looks at this topic using Quranic verses, scholary views and classical explanations (tafsir), while also highlighting contemporary relevance and connecting it to today's world. This research shows that the Quran itself is the greatset everlasting miracle. It explains how Quran's beautiful language deep wisdom and perfect laws cannot be matched by anyone.

A miracle is an act that is contrary to the habits and power of ordinary human beings and that act is actually performed only by the power of allah Almighty, and it appears to have been performed by the claimant to prophethood.

At the top of the list of prophet's miracles is the Holy Quran itself. The blessed person of the prophet ﷺis himself a miracles. Other miracles discussed in this article include: the prophet being unlettered (unable to read or write),water flowing out from between his fingers like spring, trees, stones, and pebbles greeting him in clear speech, the splitting of the moon in two parts, the crying of the tree trunk(Hanin al-jidh),animals and beasts speaking to him, and other similar miracles. After that, we will discuss the contemporary meaning and importance of these miracles, and moral, educational,and interfaith lessons that modern Muslim society can gain from them.

تعارف (Introduction)

سورۃ البقرہ اسلامی شریعت، عقائد اور اجتماعی نظام کا جامع بیان پیش کرتی ہے۔ اس سورۃ کے متفرق آیات میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ اور آپ کی صفات کا بیان ملتا ہے۔ ان آیات کی تفسیر میں آپ ﷺ کی نبوت، سیرت، اور معجزات کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی قیادت، اور امت کے ساتھ تعلق کو متعدد مقامات پر واضح کیا گیا ہے۔ نیز دعائے ابراہیمی میں آنحضرت ﷺ کے چار اہم ذمہ داریوں کا تذکرہ بھی اسی سورۃ میں ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ[1]﴾

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ترجمہ:" اور ہمارے پرور دگار ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو ان ہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کو تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل "۔

سید امیر علی ملیح آبادی نے تفسیر مواہب الرحمن میں حسب ضرورتِ آپ ﷺ معجزات کو بھی بیان کیا ہے۔ یہاں پر ہم وہ آیات زیر بحث لائیں گے جن کے تفسیر میں مفسِر رحمہ اللہ نے مختلف روایاتِ حدیث سے استدلال کرتے ہوئے آپ ﷺ کے معجزات، خصوصیات (ذاتی، اخلاقی، فکری، اور رسالتی صفتیں) بیان کی ہیں۔ آپ ﷺ کے معجزات میں سے سر فہرست قرآن کریم ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس خود بھی ایک معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کا امّی ہونا، آپ ﷺ کے انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہونا مثل چشمہ، درخت پھتر و کنکر کا صریح الفاظ میں آپ کو سلام کرنا، چاند کے دو ٹکرے ہو جانا، حنین جذع، حیوانات اور بہائم کا کلام کرنا، اور سجدہ کرنا، وغیر جیسے معجزات اس آرٹیکل میں زیر بحث لائے گئے ہیں

اور پھر ان معجزات کی عصری معنویت اور جدید مسلم معاشرہ میں ان سے حاصل کردہ اخلاقی، تعلیمی اور بین المذاہب اطلاقات پر بحث کریں گے۔ مقالے کے ابتدا میں صاحبِ تفسیر سید امیر علی ملیح آبادی کا تعارف اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز تفسیر مواہب الرحمٰن کا منہج واسلوب بھی مختصراً زیر بحث لایا گیا ہے۔

سید امیر علی ملیح آبادی کا تعارف

سید امیر علی ملیح آبادی ہندوستان کے ایک مشہور محقق، محدث، مفسر اور اپنے دور نامور مترجم گزرے ہیں، آپ کی قلم بے شمار عربی و فارسی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے جو امت اسلامیہ پر آپ کا عظیم احسان ہے۔ آپ کو علوم اسلامیہ وعربیہ پر کامل دسترس حاصل تھی۔ اور عربی زبان میں آپ کی مہارت و تجربہ سب پہ عیاں تھی، اسی وجہ سے منشی نول کشور نے آپ کو اپنے مکتبہ میں بطور مترجم فرائض سر انجام دینے کی دعوت دی۔ جس کو آپ خوشی سے قبول کیا۔ آپ نے نہایت دیانت داری سے نہایت قلیل عرصہ میں متعدد فارسی و عربی کتب کے تراجم کئے۔ آپ کے تراجم میں سب سے مشہور ترجمہ فتاوی ہندیہ (فتاوی عالمگیری) کا اردو ترجمہ ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی کتابوں اور تراجم کو علماء، طلباء اور دیگر دینی حلقوں میں انتہائی مستند اور قابل اعتبار مانا جاتا ہے۔

پیدائش:

آپ کی پیدائش موجودہ بھارت کے شہر لکھنؤ سے 15 میل کے فاصلے پر ملیح آباد گاؤں میں 1858ء کو ہوئی۔ آپ سید معظم علی بن سید خیرات علی کے فرزند تھے۔ آپ کا ابتدائی نام عبد الرزاق تھا، جس کا تذکرہ آپ اپنے تصانیف میں جا بجا کرتے ہیں۔

تصانیف وتراجم:

1. تفسیر مواہب الرحمن المعروف بہ جامع البیان
2. شرح صحیح البخاری (اردو)
3. فتاویٰ عالمگیری کا اردو ترجمہ
4. عین الہدایہ (الہدایہ کا اردو ترجمہ)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

5. التوضیح والتلویح پر عربی میں التوشیح کے نام سے حاشیہ
6. حاشیہ علی تقریب التہذیب (عربی)
7. التذنیب لتعقیب التقریب (عربی)
8. علامہ ابوالفیض فیضی کی بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" پر بے نقط الفاظ میں مقدمہ

وفات:

سید امیر علی ملیح آبادی کا سانحہ ارتحال رجب 1337ھ بمطابق 26 اپریل 1919ء بروز اتوار لکھنؤ میں پیش آیا[2]۔

تفسیر مواہب الرحمٰن کا تعارف اور منہج

تفسیر مواہب الرحمٰن کا تعارف:

مولانا سید امیر علی ملیح آبادی کے علمی کارناموں میں سب سے عظیم علمی کارنامہ قرآن کریم کی اردو زبان میں مفصل تفسیر لکھنا ہے جو "تفسیر مواہب الرحمٰن، جامع البیان" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تفسیر پہلی دفعہ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ سے تیس جلدوں میں 1896ء کو طبع ہوئی۔ مکتبہ رشیدیہ لاہور اور قرآن کمپنی لمیٹڈ لاہور نے 1977ء میں دوبارہ اصلی شکل میں شائع کی۔ سید امیر علی نے تفسیر مواہب الرحمن کی ابتداء ایک مفصل مقدمہ التفسیر سے کی ہے جس کو آپ نے "البرہان" کا نام دیا ہے۔ مقدمۃ التفسیر میں آپ نے علامہ سیوطی کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" سے استفادہ کیا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن میں حسب ضرورت فقہی مباحث، مباحثِ سیرت، تصوف و سلوک کے مباحث، فرقِ باطلہ جیسے معتزلہ، خوارج، روافض اور قدریہ کارد، مختلف قرآت کا بیان، صرفی، نحوی اور لغوی تحقیقات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمٰن کا منہج:

مفسر رحمہ اللہ نے تفسیر مواہب الرحمن میں تفسیر بالماثور کا منہج اپنایا ہے۔ آپ نے عربی میں تفسیر بالماثور کے اہم کتب "تفسیر ابن کثیر، معالم التنزیل جو تفسیر بغوی کے نام سے مشہور ہے اور سراج المنیر کو اپنا ماخذ و مصدر بنایا ہے۔

آپ اکثر استفادہ تفسیر ابن کثیر سے کرتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے تفاسیر سے ضرورت پڑنے پر استفادہ کرتے ہیں۔ آپ ابن کثیر کی روایات کو بلاسند ذکر کرتے ہیں کیوں کہ آپ ابن کثیر کے ثقہ ہونے پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ تفسیر میں صحاح ستہ اور دیگر کتب سے روایات لی گئی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب سے لی گئی روایات کی سند ذکر کرتے ہیں۔ ابن کثیر کی نقش قدم پر چلتے ہوئے بعض اسرائیلی روایات بھی ذکر کی ہیں البتہ موضوع اور من گھڑت روایات کو نشاندہی کر کے الگ کرتے ہیں۔

سید امیر علی نے تفسیر لکھنے میں نہایت اعتدال سے کام لیا ہے۔ فرقہ واریت، تعصب اور غیر ضروری مباحث زیر بحث لانے سے اجتناب کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر کو ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء پسند کرتے ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

معجزات کی لغوی واصطلاحی تعریف:

لغوی تعریف:

1. معجزات "معجزۃ" کی جمع ہے اس کامادہ:(ع-ج-ز) ہے۔اس کی لغوی تعریف درج ذیل حوالوں کے ساتھ درج ہے: مولاناوحید الزمان قاسمی نے " اَلْمُعْجَزَۃُ" کامعنی کیاہے:

۱) عجیب وغریب شے،مافوق العادت چیز، خرقِ عادت[3]۔

۲) وہ مافوق العادت چیز جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی نبی کی نبوت کے ثبوت کے لیے نبی سے ظاہر کرائی جائے،اور غیر نبی اس پر قادر نہ ہو[4]۔

2. مختار الصحاح میں اس کی وضاحت کچھ یوں کی گئی ہے۔

معجزۃ جیم کے فتح اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے اور حدیث میں آیاہے:"لَا تُلِثُّوْابِدَارِمَعْجِزَۃٍ"یعنی ایسی جگہ پر رہنے کی کوشش نہ کروجہاں تم روزی کمانے اوراپنا گزربسر کرنے سے عاجز ہو۔ وَالْمُعْجَزَۃُ وَاحِدَۃُمُعْجَزَاتِ الْاَنْبِيَاءِعَلَيْهِمُ السَّلَامُ[5]

3. یہ لفظ میم کے ضمہ کے ساتھ " مُعْجزَۃ"پڑھناغلط ہے۔ صحیح تلفظ میم کے فتحہ اور جیم کے فتحہ وکسرہ کے ساتھ ہے۔

4. عربی لغت کی سب جامع اور مستند لغت "لسان العرب" میں ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

"وَالْمُعْجَزَۃُ: عِجْزُ الْادَمِيِ عَنِ الْإِتْيَانِ بِمِثْلِهَا[6]"۔

ترجمہ: معجزہ وہ امر ہے جس کے مثل لانے پر انسان بلکل عاجز ہو جائے۔

اصطلاحی تعریف:

1. علامہ سید میر شریف علی بن محمد جرجانی حنفی متوفیٰ816ہجری؛ معجزات کی اصطلاحی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں:

"جو کام اللہ تعالیٰ کے عادت جاریہ کے خلاف ہو اور خیر اور سعادت کی دعوت دیتاہو،اور اس کام کو پیش کرنے والا نبوت کا مدعی ہو اور اس کے خلافِ عادت کام سے اس کے اس دعویٰ کے صدق کے اظہار کا قصد کیا گیاہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اس خلاف عادت کام کو معجزہ کہتے ہیں[7]"۔

2. کمال الدین عبد الواحد ابن ہمام حنفی متوفیٰ861ہجری لکھتے ہیں:

معجزہ اس فعل کو کہتے ہیں جو عام بشر کی عادت اور اس کی طاقت کے خلاف ہو اور وہ فعل حقیقتاً صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے صادر ہوا ہو،اور بظاہر وہ مدعی نبوت سے صادر ہوا ہو[8]۔

3. سعد الدین تفتازانی متوفیٰ793ہجری لکھتے ہیں:

معجزہ وہ کام ہے جو خلاف عادت ہو اور اس کے ساتھ اس کے معارضہ کا چیلنج مقرون ہو،اور اس کا معارضہ نہ کیا جاسکیں۔ایک قول یہ ہے کہ معجزہ سے مراد وہ امر ہے جس سے نبوت یارسالت کے مدعی کے صدق اظہار کا قصد کیا گیاہو۔اور بعض علماء کرام نے یہ قید لگائی ہے کہ:وہ امر اس کے دعوے کے موافق ہو۔اور عند البعض یہ قید

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

مشروط کی گئی ہے کہ: وہ امر زمانہ تکلیف کے مقارن ہو کیوں کہ ایام کے ختم ہونے کے بعد بھی فوارق (اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ کے خلاف امور یا کام) کا ظہور ہو گا لیکن ان سے تصدیق کا قصد نہیں کیا جائے گا[9]۔

معجزہ کے شرائط:

علامہ احمد بن محمد القسطلانی متوفیٰ 923 ہجری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں:

معجزہ وہ کام جو خلاف عادت ہو اور معارضہ کے چیلنج کے ساتھ مقرون ہو؛ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے صدق پر دلالت کرتا ہو، اس کو معجزہ اس لیے کہتے ہیں کہ بشر اس کی مثال لانے سے عاجز ہے۔ اس کی حسب ذیل شرائط ہیں۔

1. معجزہ وہ کام ہونا چاہیئے جو خلاف عادت ہو جیسے: چاند کا دو ٹکڑے ہونا، انگلیوں سے پانی کا پھوٹ پڑنا وغیرہ۔
2. اس فعل کے معارضہ اور مقابلہ کو طلب کیا جائے، اور بعض کے مطابق: اس فعل کے ساتھ رسالت کا دعوی مقرون ہو۔
3. مدعی رسالت نے جس فعل کو صادر کیا ہے کوئی شخص اس فعل کی مثل نہ لا سکیں۔
4. وہ فعل مدعی نبوت کے دعویٰ کے موافق ہو، اگر وہ خلافِ عادت فعل مدعی نبوت کے خلاف ہو تو وہ معجزہ نہیں ہو گا؛ بلکہ وہ اہانت ہو گی[10]۔

تفسیر "مواہب الرحمٰن سورۃ البقرۃ" میں نبی کریم ﷺ کے معجزات

سید امیر علی نے تفسیر موہب الرحمن میں دیگر مباحث کے ساتھ مباحثِ سیرت کو بھی خصوصی توجہ دی ہے، اسی مباحث کے ضمن میں آپ نبی کریم ﷺ کے معجزات کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔ راقم نے موضوع کی طوالت کے بنا؛ محض سورۃ البقرۃ میں مذکور مباحث کو اپنا ہدف تحقیق بنایا۔ ذیل ان معجزات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ قرآن کریم:

نبی کریم ﷺ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اس کی دلیل خود قرآن کریم میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جب کفار نے آپ ﷺ سے اپنے من پسند معجزات مانگے تو ان کو کہا گیا کہ سب سے بڑا معجزہ تو قرآن کریم ہے جس پر تم ایمان نہیں لاتے، پھر اگر تم کو اس قرآن کے مُعْجِز ہونے میں شک تو اس مثل ایک سورۃ لاؤ، چنانچہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ"[11]

ترجمہ: "اگر تم اس کلام سے شک میں ہو جو ہم اپنے بندے پر اتارا، تو لے آؤ ایک سورۃ اس قسم کی، اور اپنے شہداء کو پکارو جو سوائے اللہ تعالیٰ کے ہیں، اگر تم سچے ہو"۔

اس آیت کی تفسیر میں سید امیر علی صاحب تفسیر مواہب الرحمنٰ میں لکھتے ہیں[12]:

اگر تم اس قرآن کی سچائی میں شک کرتے ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ نہیں بلکہ محمد ﷺ نے اپنی طرف سے گھڑ لی ہے تو تم بھی اس کے مثل ایک سورۃ بنا لاؤ، کیونکہ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی مخلوق میں سے کسی استاد یا مربی کا شاگرد نہیں بنایا، حتیٰ کہ تم خوب جانتے ہو کہ کسی بھی شخص نے اس رسول ﷺ کو لکھنا پڑھنا

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

نہیں سکھلایا، یہاں تک کہ وہ تمہارے نزدیک محض ایک امی (جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو) ہیں اور تم لوگوں نے لکھ پڑھ کر فصاحت وبلاغت میں کمالِ مہارت پیدا کیا ہے۔ پس اگر تمہارے خیال کے مطابق اس قرآن کو محمد ﷺ نے اپنی طرف سے بنایا ہے۔ پھر تم اس سے بہتر فصیح و بلیغ کلام بناسکوں گے کیوں کہ تم تو فصاحت وبلاغت میں دعوی کمال رکھتے ہو۔ ہاں تمہیں یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارے جتنے بھی مدد گار اور معبود ہیں ان سے تعاون حاصل کرنے کے لیے سب کو بلاؤ۔

پھر اللہ کے علم ہے کہ تم ہر گز مقابلہ نہ کر سکوں گے، پس تمہاری عجز اور ناکامی اور قرآن کی اعجاز و حقانیت ثابت ہو گئی اس لیے اب تمہارے پاس جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ تو اس قرآن اللہ کا کلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی بر حق مان کر ایمان لاؤ۔ پس حاصل استدلال یہ ہوا کہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کا عظیم معجزہ ہے۔

2۔ آنحضرت ﷺ کا امی ہونا:

سید امیر علی صاحب سورۃ البقرۃ آیت 78 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

امی وہ شخص ہوتا ہے جس کو لکھنا نہ آتا ہو؛ یہی قول ابو العالیہ، ربیع، قتادہ، اور ابرہیم نخعی کا ہے۔ اس واسطے آنحضرت ﷺ کو امی کہتے ہیں اور یہ آپ کے حق میں معجزہ کاملہ ہے، کما قال تعالیٰ:

" وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُـطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ[13]"

ترجمہ: "اور تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے، اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ ورنہ باطل پرست لوگ ضرور شک میں پڑ جاتے"

یعنی قبل بعثت و نبوت کے تو کوئی کتاب نہیں پڑھتا تھا اور نہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتا تھا، اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شک کرتے۔ یعنی اہل کفر و نفاق کو کوئی وجہ شک کی باقی نہیں چھوڑی گئی، حتی کہ خاتم النبیین کو رسمی لکھنا پڑھنا نہیں سکھایا تا کہ کفار کا یہ وہم بھی باطل ہو کہ جو وحی آپ بیان کرتے ہیں، شائد یہ پہلے لکھ پڑھ کر جانا ہو۔ پس یہ صریح دلیل ہے کہ جو کچھ آپ بیان کرتے ہیں وہ وحی الٰہی عزوجل ہے[14]۔

پھر امی منسوب نجانب ام یعنی ماں ہے، کیونکہ کہ ماں کے پیٹ سے بے لکھا پڑھا پیدا ہوتا ہے۔ یا منسوب نجانب امت عرب ہے، جو لکھے پڑھے نہیں ہوتے تھے، اسی واسطے حدیث میں آیا ہے:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ[15]"

ترجمہ "عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " : ہم اُمّی لوگ ہیں، نہ ہم لکھتے پڑھتے ہیں اور نہ حساب کتاب کرتے ہیں"۔

عام آدمی کے لیے لکھنا پڑھنا نہ جاننا عیب ہے لیکن یہ نبی کریم ﷺ کے حق میں معجزہ ہے کیوں کہ آپ نے اپنی زندگی کے چالیس سال گزارنے کے بعد ایک ایسا کلام لایا جس کے فصاحت، بلاغت اور اعجاز پر تمام اہل عرب مبہوت رہ گئے۔

سورۃ البقرۃ آیت 118 کے تفسیر میں نبی کریم ﷺ کے معجزات کا تذکرہ

"وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ[16]"

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ترجمہ:"اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے، وہ بھی انہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ صاحبِ یقین ہیں، ان کے (سمجھانے کے) لیے نشانیاں بیان کر دی ہیں"۔

سید امیر علی ملیح آبادی نے اس آیت کے تفسیر میں لکھا کہ: جو لوگ علم نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کیوں نہیں ہمیں کہتا یا ہمارے پاس کوئی آیت اور نشانی کیوں نہیں آتی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کہہ دے کہ محمد ہمارا رسول ہے، یا ہمارے پاس کوئی معجزہ آوے جس سے ہم لوگ نبوت کو قطعی سمجھ لیں، اور یہ درحقیقت ان لوگوں کی ہٹ دھرمی تھی؛ کیوں محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات نہایت کثرت سے واقع ہوئے، گویا آپ کی ذات مبارک خود معجزہ تھی، اور درخت و پتھر و کنکر وغیرہ صریح بآواز بلند السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر آپ کو سلام کہتے تھے، اور شق القمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا و مانند اس کے آسمانی معجزات جو آپ کو عطاء ہوئے وہ بے مثل ہیں، کیونکہ عالم سفلی و مادی میں مانند عصائے موسیٰ وغیرہ کے کافروں کو جادو کا شبہہ بھی ہو سکتا تھا؛ اور آسمانی چیزوں میں سحر کا دخل بلکل غیر ممکن ہے، چنانچہ ساحرین بلا خلاف اس کا اقرار کرتے ہیں، اور باوجود ان معجزات کے؛ کافروں نے آیت مانگی یہ محض عناد و حسد تھا[17]۔

مفسر رحمہ اللہ نے درجہ بالا عبارت میں چند معجزات کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ راقم نے اس کی تحقیق و تخریج احادیث کے بنیادی اور مستند مأخذ و مصادر سے کر کے ذیل میں بالترتیب لکھا ہے۔

3۔ درخت و پتھر کا سلام کرنا:

"حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ [18]۔

ترجمہ:"علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا، جب ہم اس کے بعض اطراف میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور درخت آپ کے سامنے آتے سبھی "السلام علیک یا رسول اللہ" کہتے"۔

تحقیق: اس حدیث پر امام ترمذی خود حکم لگاتے ہیں:" قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا غَرِيبٌ" کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

اور مزید فرماتے ہیں کہ: کئی لوگوں نے یہ حدیث ولید بن ابی ثور سے روایت کی ہے اور ان سب نے "عن عباد اَبی یزید" کہا ہے، اور ان میں فروہ بن ابی المغراء بھی ہے[19]۔

اس روایت میں ولید بن عبد اللہ بن اَبی ثور الھمدانی الکوفی ضعیف روای ہے۔ علامہ ہیثمی کے مطابق اس راوی کو جمہور محدیثین نے ضعیف قرار دیا ہے[20]۔

4۔ شق القمر (چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا)

مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی نبوت و رسالت پر کوئی نشانی معجزہ طلب کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی حقانیت کے ثبوت کے لیے شق القمر کا معجزہ ظاہر فرمایا، اس کا ثبوت قرآن کریم میں بھی موجود ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ [21]"

ترجمہ:"قیامت بہت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا"۔

اسی طرح کئی احادیث صحیحہ میں تواتر کے ساتھ یہ واقعہ آیا ہے۔ اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمۃ میں مقام منیٰ میں تشریف رکھتے تھے، مشرکین مکہ نے آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی، یہ واقعہ ایک چاندی رات کا ہے حق تعالیٰ نے یہ واضح معجزہ ظاہر کر دیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو کر ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف چلا گیا؛ اور نوں ٹکڑوں کے درمیان میں پہاڑ حائل نظر آنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے سب حاضرین سے فرمایا دیکھو اور گواہی دو، جب سب لوگوں نے صاف طور

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

پر یہ معجزہ دیکھ لیاتو یہ دونوں ٹکڑے پھر آپس میں مل گئے۔اس روشن معجزے کا انکار حاضرین میں سے کسی کے لیے ممکن نہ تھا،اسی وجہ سے مشرکین مکہ کہنے لگے کہ محمد ﷺ سارے جہان پر جادو نہیں کر سکتے،اطراف ملک سے آنے والے لوگوں کا انتظار کرو؛وہ کیا کہتے ہیں،بعد میں تمام اطراف سے آنے والے مسافروں سے ان لوگوں نے تحقیق کی توسب نے ایسا ہی چاند کے دو ٹکڑے دیکھنے کا اعتراف کیا۔

اس واقعہ سے متعلق چند روایاتِ حدیث درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ: فَلْقَةٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ، وَفَلْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اشْهَدُوايَعْنِي: "اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ "، قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ[22].

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے،چاند دو ٹکڑے ہو گیا،ایک ٹکڑا(اس جانب)پہاڑ کے پیچھے اور دوسرا ٹکڑا اس جانب(پہاڑ کے آگے)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ”: گواہ رہو،یعنی اس بات کے گواہ رہو کہ " اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ "یعنی: قیامت قریب ہے اور چاند کے دو ٹکڑے ہو چکے ہیں۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسی طرح صحیح بخاری میں بھی حدیث یہ عبداللہ ابن مسعود کی روایت سے آئی ہے[23]۔

5۔اسلام سے متعلق آپ ﷺ کی پیش گوئی:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا[24]۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام غریب شروع ہوا اور جیسے شروع ہوا تھا عنقریب ویسے ہی غریبوں میں عود کرے گا۔

مفسر فرماتے ہیں کہ یہ معجزہ مسلمانوں کے واسطے عظیم بشارت ہے۔اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب میری امت کے بہت سے فریق مشرکوں میں مل جائیں گے۔یہ معجزہ بھی اس وقت صادق ہے۔

جس وقت مسلمانوں کی فتوحات ہندوستان سے لیکر ملک اندلس واسپین تک پہنچی تھیں تو اس وقت نصرانی بلکل جانوروں کی طرح گمنام تھے۔کسی کو ان کی ترقی کا گمان بھی نہ تھا، لیکن حدیث میں آیا کہ قیامت کے قریب اُمت اسلام بگڑ جائے گی اور ظلم وفسق وفجور و دنیاوی اترانے میں یہود و نصاریٰ کی طرح عاقبت بھول جائیں گے،اس وقت ان پر پے در پے بلائیں نازل ہونگی اور اس وقت نصاری بکثرت زمین پر غالب ہونگے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

نبی کریم ﷺ کے معجزات کی عصری معنویت

1. **شق قمر: اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ظہور:**

چاند کے دو ٹکڑے ہونا اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرت کا عظیم مثال ہے اور نبی کریم ﷺ کا مسلمہ معجزہ ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قبضہ قدرت میں ہے اور وہ اس کے ذرے ذرے پر کنٹرول رکھتا ہے اور وہ اپنی پیغمبر کی صداقت کے لیے کائنات کے نظام کو بھی بدل سکتا ہے۔

عصر حاضر کی سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ اجرام فلکی میں ٹوٹ پھوٹ پیدا ہونا اور پھر واپس جڑنا ممکن ہے۔ نیز یہ معجزہ ثابت کرتا ہے کہ وحی الٰہی اور عصری سائنسی مشاہدات میں کوئی ٹکراؤ نہیں، بلکہ قرآن کا بیان بذات خود ایک حقیقت ہے اور سائنسی تحقیقات اس کی تائید کرتی ہے۔

2. **آپ ﷺ کا امی ہونا:**

آپ ﷺ کا پڑھا لکھا نہ ہونا (امی) آپ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے، یہ معجزہ ہمیں بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا لایا ہوا پیغام وحی الٰہی ہے نہ کہ کسی انسان کا اپنی طرف سے ایجاد کردہ علم۔ امی ہونا محض آپ ﷺ کا معجزہ ہے اس پر کوئی عام آدمی یہ قیاس نہیں کر سکتا کہ میں بھی لکھنا پڑھنا نہیں سیکھتا کیوں میرے نبی امی تھے۔ یہ آپ ﷺ معجزہ اور غیر کے لیے عیب ہے۔

3. دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات ان کی زندگی تک محدود تھے لیکن آنحضرت کا معجزہ قرآن کریم کی صورت میں آج تک موجود ہے اور تا قیامت باقی رہے گا۔ قرآن ہر زمانے کے انسان کے لیے رہنمائی، ہدایت قوانین اور روحانیت کا مکمل دستور حیات ہے۔ زمانہ حال میں مشکل مسائل کا حل ہمیشہ اسی معجزے کی طرف رجوع کرنے میں ملتی ہے۔

4. **حق کی سربلندی اور اہل باطل کا تعصب:**

ان معجزات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حق واضح ہونے کے باوجود بعض بدبخت افراد اپنے تعصب اور ضد کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ حق ہمیشہ سربلند و بالا رہتا ہے اور باطل کا انجام تباہی ہوتا ہے۔

نتیجہ

نبی کریم ﷺ کے معجزات محض تاریخی قصص نہیں ہے بلکہ زمانہ کے لیے ایمان، یقین، اخلاق، روحانیت، تہذیبی رہنمائی کا ایک بڑا سرمایہ ہیں۔ سید امیر علی ملیح آبادی نے تفسیر مواہب الرحمن میں سورۃ البقرہ میں قرآنی آیات کی تفسیر کے ضمن میں مذکورہ بالا پانچ بڑے معجزات کو زیر بحث لایا ہے۔ ان تمام واقعات و خوارق کا واحد مقصد امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر یقین دلانا ہے اور نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کو سچا ثابت کرنا ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. مزید تحقیق کی ضرورت ہے کہ تفسیر مواہب الرحمن کے ان معجزاتی بیانات کا تقابل تفسیر طبری، قرطبی، اور رازی جیسے دیگر مفسرین کی آراء سے کیا جائے تاکہ تفسیر منہج کے فرق و اشتراک کو واضح کیا جا سکے۔
2. ان معجزات میں مذکور ضعیف روایات کی اسنادی حیثیت پر تحقیقی کام کیا جائے تاکہ صحیح اور ضعیف روایات میں امتیاز قائم ہو سکیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

3. قرآن کریم میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی معجزات بھی بیان ہوئے ہیں جس تفسیر سید امیر علی نے مواہب الرحمن میں کی ہے۔اس پر بھی تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے

4. معجزات اور جدید سائنسی فکر کے مابین تعلق پر مزید تقابلی مطالعہ کی ضرورت ہے،بالخصوص ان اعتراضات کے تناظر میں جو عقلیت پسند حلقوں کی جانب سے اٹھائے جاتے ہیں۔

مصادر و مراجع(Refrences)

---

1 ۔ سورۃ البقرۃ129:02

2 ۔ عبد الحی الحسنی، نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر، ج:08، ص:119

3 ۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الجدید**، ص:451

4 ۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الوحید**، ص:848

5 ۔ امام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی، **مختار الصحاح** (کراچی: مکتبۃ البشری، اشاعت اول:1434ھ–2013ء) ص:369

6 ۔ ابن منظور افریقی، **لسان العرب**، ج:05، ص:369

7 ۔ علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی، **کتاب التعریفات** (بیروت: دار الفکر) ص:153

8 ۔ کمال الدین عبد الواحد بن ہمام، **اعلام النبوۃ** (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، ص:42

9 ۔ علامہ سعد الدین بن عمر تفتازانی، **شرح المقاصد** (ایران: منشورات الشریف الرضی)، ج:05، ص:11

10 ۔ علامہ احمد بن محمد القسطلانی، **المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ** (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، اشاعت اوّل:1417ھ-1996ء)، ج:02، ص:191، 194

11 ۔ سورۃ البقرۃ23:02

12 ۔ سید امیر علی ملیح آبادی، **تفسیر مواہب الرحمن** (لکھنؤ: مطبع منشی نول کشور، اشاعت اوّل:1926) ج:01، ص:91

13 ۔ سورۃ العنکبوت48:29

14 ۔ سید امیر علی ملیح آبادی، **تفسیر مواہب الرحمن**، ج:01، ص:207

15 ۔ سنن نسائی، کتاب **الصیام**،باب : ذكر الاختلاف على يحيى بن أبي كثير في خبر أبي سلمة فيه، **حدیث نمبر**:2142

16 ۔ سورۃ البقرۃ 118:02

17۔ سید امیر علی ملیح آبادی، **تفسیر مواہب الرحمن**، ج:01، ص:295

18 ۔ ابو عیسی محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی، **سنن ترمذی**، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، **حدیث نمبر:3626**

19۔ نفس مصدر

20 ۔ أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي، **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**، ج:05، ص:279

21 ۔ سورۃ القمر 54:01

22۔ سنن الترمذی، کتاب التفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب ومن سورۃ القمر، حدیث نمبر:3285

23 ۔ الصحیح البخاری، **کتاب المناقب**،باب سؤال المشركين أن يريهم النبى صلى الله عليه وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، **حدیث نمبر**:3636

24 ۔ الصحیح المسلم، **کتاب الایمان**،باب بيان ان الإسلام بدا غريبا وسيعود غريبا، **حدیث نمبر**:373